از حافظ محمد عمار خان ناصر

آپ نے پوچھا

غیر مسلم حکومتوں سے تعلقات کی حدود کیا ہیں؟

سوال: کیا غیر مسلم ممالک کے ساتھ مسلم حکومتوں کے تعلقات قائم ہو سکتے ہیں اور اگر ہو سکتے ہیں تو اس کی شرعی حدود کیا ہیں؟ محمد صادق گکھڑ

جواب: کوئی بھی مملکت دوسری حکومتوں اور ممالک سے تعلقات قائم کیے بغیر اپنا سیاسی معاشی، اور اقتصادی وجود باقی نہیں رکھ سکتی. علاوہ ازیں کسی بھی بین الاقوامی مسئلہ کو اگر باہمی تعلقات کے ذریعہ نہ سلجھایا جائے تو دنیا میں کہیں بھی امن نہ رہے. اور تمام عالم فساد اور خرابی کا اکھاڑہ بن جائے ان عقلی اور منطقی وجوہ کی بنا پر اسلام بھی دوسرے ممالک سے تعلقات کے قیام کا نظریہ اور نظام پیش کرتا ہے. اسلام کے پیش نظر انسانیت کا عمومی مفاد اور عالمی امن ہے. یعنی کسی قضیہ کے بارے میں جو تجویز بین الاقوامی مفاد کی حامل ہو. اس تجویز کو اختیار کرنا، اسلام کے نظام تعلقات خارجہ کی بنیاد اور اساس ہے. اس کے ساتھ ہی تجارتی، سیاسی اور اقتصادی معاملات اور امور کو طے کرنا بھی تعلقات خارجہ کے ضمن میں آتا ہے. اس مسئلہ کا سب سے اہم پہلو سفراء کا تعین اور معاہدات کی تشکیل ہے. جس کی متعدد نظیریں عہد نبویؐ میں ملتی ہیں.

(تفصیلات اسلام کا نظامِ حکومت، از مولانا حامد انصاری. صفحات ۳۴۵ تا ۳۶۹)

بعد کی اسلامی تاریخ بھی اس سے خالی نہیں. مصری محقق، ایڈیٹر مجلہ "الھلال" جرجی زیدان لکھتے ہیں" ویقال بالاجمال ان فی کتب التاریخ نصوصاً کثیرة تدل علی علائق تجاریة وسیاسیة بین العباسیین وملوک الشرق فی الھند والصین وان المھاداة کانت متواصلة بینھما، (تاریخ التمدن الاسلامی، بحث الخلفاء والدول المعاصرة، الجزء الخامس، ص ۱۵۳) کہ کتب تاریخ میں ایسے بےشمار شواہد ملتے ہیں کہ عباسی خلفاء اور ہندوستان اور

چین کے بادشاہوں کے مابین تجارتی و سیاسی تعلقات تھے اور دونوں ایک دوسرے کی رہنمائی کرتے تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ تعلقات خارجہ کی حدود یا تو عالم گیر مسائل ہیں یا پھر باہمی مفاد کی خاطر تجارتی و سیاسی معاہدات کی تشکیل ہے جس کے لیے سفراء کا تقرر کیا جاتا ہے۔

لیکن تعلقات خارجہ کے نام پر کفار سے دوستیاں گانٹھنا، ان کو سرکاری راز دے دینا یا ہر جائز و ناجائز میں جی حضوری کرنا قطعاً ممنوع اور غیر اسلامی طرزِ عمل ہے۔ قرآن کریم نے متعدد مواقع پر ایسے کفر کے ارتکاب سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودة وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل (الممتحنۃ : ۱)

ترجمہ: مسلمانو! اگر تم جہاد کیلئے میری راہ میں اور میری رضا کیلئے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ حالانکہ یہ تمہارے سچے دین کے منکر ہو چکے ہیں۔ رسول کو اور تمہیں اس وجہ سے نکالتے ہیں کہ تم اپنے خدا پر ایمان لائے۔ تم ان کے پاس پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو۔ حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تم کیا چھپاتے ہو اور کیا ظاہر کرتے ہو۔ اور جس نے کفار سے دوستی لگائی تحقیق وہ سیدھے رستہ سے بھٹک گیا۔

آیت کا شانِ نزول روایات کی روشنی میں یہ ہے کہ فتح مکہ کیلئے جب آنحضرتؐ نے صحابہ کرامؓ کو تیاری کا حکم دیا تو حضرت حاطبؓ ابن ابی بلتعہ نامی ایک بدری صحابیؓ نے جن کے بچے اور جائیداد وغیرہ مکہ میں تھے۔ ایک عورت کو رقعہ دے کر مکہ بھیجا یعنی ایک اہم عسکری راز افشا کرنا چاہا۔ لیکن حضورؐ کو بذریعہ وحی اس کا علم ہو گیا تو آپؐ نے اس عورت کو پکڑ لیا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴، ص ۳۴۵)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیئ الا ان تتقوا منھم تقٰۃ ویحذرکم اللہ نفسہ والی اللہ المصیر (آل عمران ۲۸)

ترجمہ: "مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں سے ہٹ کر اور جس نے یہ کام کیا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تم اُن سے بچاؤ کرلو۔ اور اللہ تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے:"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: "یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذ وا بطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالاً ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الآیت ان کنتم تعقلون" (آل عمران ۱۱۸)

ترجمہ: "مسلمانو! اپنے سوا دوسروں کو بھیدی نہ بناؤ۔ وہ تمہیں تکلیف دینے میں کوتاہی نہیں کرتے جو چیز تمہیں مشقت میں ڈالے اُسے وہ پسند کرتے ہیں۔ ان کے مونہوں سے تو دشمنی ظاہر ہوتی ہی ہے۔ جو کچھ ان کے دلوں میں چھپا ہے وہ تو بہت بڑا ہے۔ ہم نے تمہارے لیے نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیں۔ اگر تم سمجھو تو!"

قرآن کریم میں بے شمار جگہ کفار سے دوستیاں گانٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (دیکھیے مائدہ ۵۱ وغیرہ) اور ان کی اطاعت کو بمنزلہ کفر قرار دیا گیا ہے۔ (آل عمران: ۱۴۹) ان تصریحات کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کافر ممالک اور حکومتوں سے اس قسم کے تعلقات جو موالاۃ و مواخات انکو سرکاری راز دینے اور ان کی اسلام دشمنی کے باوجود ان کے ساتھ تعاون کرنے کے ضمن میں شمار ہوتے ہیں قطعاً ممنوع ہیں۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج دُنیا میں کوئی ایسا مسلم ملک نہیں ہے جو صحیح اور درست اسلامی خارجہ پالیسی پر عمل پیرا ہو۔ بلکہ کم و بیش سب ہی یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن چکے ہیں۔ اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ قرآنی احکام کی خلاف ورزی ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

مسلم ریاست میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں

سوال: کیا کوئی مسلمان حکومت غیر مسلموں کی عبادت گاہ ان سے زبردستی حاصل کرسکتی ہے؟

غازی سُلطان —— بہاول پُور

جواب: غیر مسلم (اہل ذمہ) افراد کی جان و مال اور عزت و آبرو اور پرسنل لاز میں اپنے مذہب پر عمل کرنے کے حق کی حفاظت مسلم حکومت کے ذمہ لازم ہے۔ اِسکے بدلے غیر مُسلم مسلم حکومت کے